آسان نحو

اوّل

تألیف

حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالن پوری
استاذ دار العلوم دیوبند

البشریٰ
ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ رجسٹرڈ

Www.IslamicBooks.Website

آسان نحو

حصّہ اوّل

تألیف

حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالن پوری مدظلہ

استاذ دارالعلوم دیوبند

البشریٰ

ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ رجسٹرڈ

Www.IslamicBooks.Website

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرات اہل علم، عزیز طلبہ اور معزز قارئین کی خدمت میں گذارش :

الحمدللہ! اس کتاب کی تصحیح کی حتی الوسع کوشش کی گئی ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی غلطی نظر آئے یا کوئی مفید تجویز ہو تو براہ کرم تحریر کر کے ہمیں ضرور ارسال فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت بہتر اور غلطی سے پاک ہو سکے۔

جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً

البشریٰ ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ رجسٹرڈ

برائے خط وکتابت: 9/2، سیکٹر 17، کورنگی انڈسٹریل ایریا، بالمقابل محمدیہ مسجد، بلال کالونی کراچی۔

کتاب کا نام : آسان نحو (حصہ اول)

تألیف : حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالن پوری

قیمت برائے قارئین : فہرست کتب ملاحظہ فرمائیں۔

سن اشاعت : ۱۴۳۶ھ/۲۰۱۵ء

ناشر : البشریٰ ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ رجسٹرڈ

7/275 ڈی. ایم. سی. ایچ. سوسائٹی، بالمقابل عالمگیر روڈ، کراچی۔ پاکستان

ویب سائٹ : www.maktaba-tul-bushra.com.pk
www.albushra.edu.pk

ای میل : info@maktaba-tul-bushra.com.pk
info@albushra.edu.pk

ملنے کا پتہ : البشریٰ ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی۔ پاکستان

فون نمبر : +92 21 35121955 - 7

موبائل نمبر : 0302-2534504, 0321-2196170, 0334-2212230,
0314-2676577, 0346-2190910

اس کے علاوہ تمام مشہور کتب خانوں میں بھی دستیاب ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ.

اما بعد! جب میں نے اپنے لڑکے احمد سلّمہٗ کو حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب چرتھاولی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب ''علم النحو'' پڑھانی شروع کی تو پہلی فصل پوری کرتے ہی میں نے محسوس کیا کہ بچہ ان مضامین کو برداشت نہیں کر پا رہا ہے، کیوں کہ اردو میں لکھی گئی نحو کی کتابوں میں عام طور پر تدریج ملحوظ نہیں رکھی گئی ہے، جب کہ یہ بات ضروری ہے۔

میں نے مولانا حافظ عبد الرحمٰن صاحب امرت سری رحمۃ اللہ علیہ کی ''کتاب النحو'' بھی دیکھی تو وہ اور بھی مشکل نظر آئی، اس لیے میں نے اپنے بچہ کی ضرورت سے ''آسان نحو حصّہ اول'' مرتب کیا تا کہ بتدریج اس کو فن کی تعلیم دی جائے۔ اس رسالہ میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ بچے کے ذہن پر یکبارگی بہت زیادہ بوجھ نہ پڑ جائے اور اس کو فنِ نحو بہت زیادہ مشکل نظر نہ آئے۔ چناں چہ ہر باب میں صرف ابتدائی ضروری باتیں اس رسالہ میں لی گئی ہیں، باقی باتیں حصّہ دوم کے لیے اٹھا رکھی ہیں۔ یہاں یہ بات بھی عرض ہے کہ بچوں کو علمِ نحو کی کتاب عربی زبان شروع کرتے ہی فوراً شروع نہیں کرانی چاہیے۔ عربی کی تعلیم القراءۃ (ریڈر) سے شروع کرانی چاہیے۔ مثلاً: ''منهاج العربيه'' اول، دوم، پھر ''قصص النبيين'' اول، دوم پڑھانی چاہییں، پھر جب بچے کو عربی شُد بُد ہو جائے تو ''آسان نحو'' حصّہ اول شروع کرانا چاہیے۔ اس میں کل تینتیس سبق ہیں۔ یہ رسالہ زیادہ سے زیادہ دو ماہ میں پورا ہو جانا چاہیے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ اسے خوب یاد کرائیں اور بقدرِ ضرورت ہی سمجھائیں، حواشی اساتذہ کے

Www.IslamicBooks.Website

لیے ہیں۔ جب یہ حصّہ خوب مضبوط ہوجائے تو حصّہ دوم شروع کرائیں۔
اللہ تعالیٰ اس رسالہ سے سب بچوں کو نفع پہنچائیں۔

والسلام

سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری
خادم دار العلوم دیوبند
۱۸؍ربیع الثانی ۱۴۱۷ھ

Www.IslamicBooks.Website

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

پہلا سبق

علمِ نحو کی تعریف: علمِ نحو وہ علم ہے جس سے کلمات کو جوڑنے کا طریقہ معلوم ہو، اور ہر کلمہ کے آخری حرف کا اعراب معلوم ہو۔

فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ اس سے عربی زبان بولنے میں اور لکھنے میں غلطی کرنے سے آدمی محفوظ رہتا ہے۔

لفظ: جو بات بھی آدمی کے منہ سے نکلے۔

لفظِ موضوع: معنی دار لفظ۔ جیسے: قَلَمٌ۔

لفظِ مہمل: بے معنیٰ لفظ۔ جیسے: دَیۡز (زید کا اُلٹا)۔

لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں: مفرد اور مرکب۔

مفرد وہ اکیلا لفظ ہے جو ایک معنی بتائے۔ جیسے: قَلَمٌ۔

کلمہ: مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل اور حرف۔

اسم وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کو ملائے بغیر سمجھ میں آجائیں اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔ جیسے: قَلَمٌ، کِتَابٌ۔

فعل وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کو ملائے بغیر سمجھ میں آجائیں اور اس میں تین زمانوں[1] میں سے کوئی زمانہ پایا جائے۔ جیسے: کَتَبَ (لکھا اس نے گزشتہ زمانہ میں)، یَکۡتُبُ (لکھتا ہے وہ فی الحال یا لکھے گا وہ آیندہ زمانہ میں)۔

حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کو ملائے بغیر سمجھ میں نہ آئیں۔ جیسے: مِنۡ (سے)،

[1] زمانے تین ہیں: ماضی (گزرا ہوا)، حال (موجود) اور مستقبل (آیندہ)۔

Www.IslamicBooks.Website

فِيْ (میں)، إِلٰی (تک)، عَلٰی (پر)۔ جب تک ان حرفوں کے ساتھ کوئی اسم یا فعل نہ ملایا جائے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

دوسرا سبق

اسم کی علامتیں چند یہ ہیں۔

۱۔ اس کے شروع میں ال ہو۔ جیسے: اَلرَّجُلُ۔ ۲۔ اس پر حرفِ جر آئے۔ جیسے: فِي الْمَسْجِدِ ۳۔ اس پر تنوین آئے۔ جیسے: رَجُلٌ۔ ۴۔ وہ مضاف ہو۔ جیسے: قَلَمُ قَاسِمٍ۔ ۵۔ وہ مسند الیہ[1] ہو۔ جیسے: اَلْكِتَابُ جَدِيْدٌ۔

فعل کی علامتیں:

۱-۳۔ اس پر قد، سین اور سوف آئیں۔ جیسے: قَدْ ضَرَبَ (تحقیق مارا اس نے)، سَيَضْرِبُ (ابھی مارے گا)، سَوْفَ يَضْرِبُ (عنقریب مارے گا)۔ ۴۔ اس پر جزم دینے والا حرف آئے۔ جیسے: لَمْ يَضْرِبْ (نہیں مارا اس نے)۔ ۵۔ اس کے ساتھ ضمیر مرفوع متّصل آئے۔ جیسے: كَتَبُوْا (لکھا انھوں نے)۔

حرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم اور فعل کی علامتیں نہ پائی جائیں۔

اسم کی تین قسمیں ہیں: جامد، مصدر اور مشتق۔

جامد وہ اسم ہے جو نہ خود کسی سے بنا ہو، نہ کوئی اور کلمہ اس سے بنے۔ جیسے: رَجُلٌ، فَرَسٌ۔

مصدر وہ اسم ہے جو خود تو کسی سے نہ بنا ہو، مگر اس سے دوسرے الفاظ بنتے ہوں۔ جیسے: نَصْرٌ، ضَرْبٌ۔

مشتق وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہو۔ یہ پانچ[2] ہیں: اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، اسمِ آلہ، اسمِ ظرف اور اسمِ تفضیل۔ جیسے: عَالِمٌ، مَعْلُوْمٌ، مِفْتَاحٌ، مَسْجِدٌ اور أَكْبَرُ۔

---

[1] مسند الیہ وہ اسم ہے جس کی طرف کوئی چیز منسوب کی گئی ہو۔ جیسے: کتاب کی طرف نیا ہونا منسوب کیا گیا ہے، پس اَلْكِتَابُ مسند الیہ ہے۔ [2] یہ صرف مشہور اسمائے مشتقہ ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

تیسرا سبق

مرکب وہ بات ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے مل کر بنے۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں: مرکب مفید اور مرکب غیر مفید۔

مرکب مفید وہ بات ہے جس سے سننے والے کو کسی واقعہ کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم ہو۔ جیسے: حَسَنٌ حَاضِرٌ (حسن موجود ہے)، اِیْتِ بِالْمَاءِ (پانی لاؤ)۔ پہلے جملہ سے سامع کو حسن کے موجود ہونے کی اطلاع اور دوسرے جملہ سے پانی کی خواہش معلوم ہوتی ہے۔

فائدہ: مرکب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

مرکب غیر مفید وہ بات ہے جس سے سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو۔ جیسے: قَلَمُ سَعِيْدٍ (سعید کا پین)۔

جملہ دو طرح کا ہوتا ہے: جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ۔

جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس کے بولنے والے کو سچّا یا جھوٹا کہہ سکیں۔ اور یہ دو قسم پر ہے: جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔

جملہ اسمیہ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزو اسم ہو اور دوسرا جزو خواہ اسم ہو یا فعل۔ جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ اور زَيْدٌ قَامَ۔

جملہ فعلیہ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزو فعل ہو۔ جیسے: قَامَ زَيْدٌ۔

جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے جس کے بولنے والے کو سچّا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔ جیسے: اِیْتِ بِالْمَاءِ۔

مرکب غیر مفید کی چند قسمیں ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں:

۱۔ **مرکب اضافی** جس کا پہلا جزو مضاف اور دوسرا جزو مضاف الیہ ہو۔ جیسے: کِتَابُ قَاسِمٍ۔

۲۔ **مرکب توصیفی** جس کا پہلا جزو موصوف اور دوسرا صفت ہو۔ جیسے: ثَوْبٌ جَمِيْلٌ۔

Www.IslamicBooks.Website

چوتھا سبق

تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: واحد، تثنیہ اور جمع۔

واحد وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے۔ جیسے: رَجُلٌ (ایک مرد)۔

تثنیہ وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے۔ جیسے: رَجُلَانِ (دو مرد)۔

جمع وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے۔ جیسے: رِجَالٌ (بہت سے مرد)۔

تثنیہ بنانے کا قاعدہ: واحد کے آخر میں حالتِ رفعی میں الف ماقبل مفتوح اور نونِ مکسور، اور حالتِ نصبی وجری میں ی ماقبل مفتوح اور ن مکسور بڑھائی جائے۔ جیسے: رَجُلٌ سے رَجُلَانِ اور رَجُلَيْنِ۔

جمع کی دو قسمیں ہیں: جمع مکسّر اور جمع سالم۔

جمع مکسر وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن باقی نہ رہے۔ یہ جمع واحد میں تبدیلی کرنے سے بنتی ہے۔ جیسے: رَجُلٌ کی جمع رِجَالٌ۔

جمع سالم وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن باقی رہے، اس کی پھر دو قسمیں ہیں: جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم۔

جمع مذکر سالم بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ واحد کے آخر میں حالتِ رفعی میں و ماقبل مضموم اور ن مفتوح، اور حالتِ نصبی وجری میں ی ماقبل مکسور اور ن مفتوح بڑھائی جائے۔ جیسے: مُسْلِمٌ کی جمع مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمِيْنَ۔

جمع مؤنث سالم بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ واحد کے آخر میں الف اور لمبی ت بڑھائی جائے۔ جیسے: مُسْلِمَةٌ کی جمع مُسْلِمَاتٌ۔

نوٹ: جمع بناتے وقت واحد میں سے تانیث کی علامت گول ۃ کو حذف کر دیں گے۔

Www.IslamicBooks.Website

پانچواں سبق

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: مذکر اور مؤنث۔

مذکر وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت نہ پائی جاتی ہو۔ جیسے: رَجُلٌ، فَرَسٌ، کِتَابٌ۔

مؤنث وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت پائی جاتی ہو۔ جیسے: طَلْحَۃُ۔

تانیث کی تین علامتیں ہیں:

۱۔ گول ۃ۔ جیسے: طَلْحَۃُ، قَلَنْسُوَۃُ۔ ۲۔ الف مقصورہ۔[۱] جیسے: صُغْرٰی، کُبْرٰی۔

۳۔ الف ممدودہ۔[۲] جیسے: حَمْرَاءُ، بَیْضَاءُ۔

اور علامت پائے جانے کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: مؤنثِ قیاسی اور مؤنثِ سماعی۔

مؤنثِ قیاسی وہ ہے جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں موجود ہو۔ جیسے: طَلْحَۃُ، صُغْرٰی، حَمْرَاءُ۔

مؤنثِ سماعی وہ ہے جس میں لفظوں میں تانیث کی علامت موجود نہ ہو مگر اہلِ زبان اس کو مؤنث مانتے ہوں۔ جیسے: أَرْضٌ، شَمْسٌ۔

چند مؤنثِ سماعی یہ ہیں:

۱۔ وہ تمام اسما جو مؤنث کے نام ہوں۔ جیسے: مَرْیَمُ۔

۲۔ وہ تمام اسما جو عورتوں کے لیے خاص ہوں۔ جیسے: أُمٌّ، أُخْتٌ۔

۳۔ وہ تمام اسما جو کسی شہر یا قبیلہ کے نام ہوں۔ جیسے: شام، مصر، قریش۔

۴۔ انسان کے جو اعضا ڈبل ہیں ان پر دلالت کرنے والے اسما۔ جیسے: ید، عین وغیرہ۔
(مگر صُدْغٌ، مِرْفَقٌ، حَاجِبٌ اور خَدٌّ مؤنث نہیں ہیں۔)

---

[۱] الف مقصورہ وہ الف ہے جو کھینچ کر نہ پڑھا جائے۔

[۲] الف ممدودہ وہ الف ہے جو کھینچ کر پڑھا جائے۔

Www.IslamicBooks.Website

چھٹا سبق

تعیین اور عدمِ تعیین کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: معرفہ اور نکرہ۔

معرفہ وہ اسم ہے جو متعیّن چیز پر دلالت کرے۔ یہ سات چیزیں ہیں:

۱۔ ضمیریں۔ جیسے: هُوَ، أَنْتَ، أَنَا وغیرہ۔

۲۔ أعلام (نام)۔ جیسے: زيد، دهلي وغیرہ۔

۳۔ اسمائے اشارہ۔ جیسے: هٰذَا، ذٰلِكَ وغیرہ۔

۴۔ اسمائے موصولہ۔ جیسے: الَّذِيْ، الَّتِيْ وغیرہ۔

۵۔ معرَّف باللام یعنی وہ نکرہ جس کو ال کے ذریعہ معرفہ بنایا گیا ہو۔ جیسے: اَلرَّجُلُ۔

۶۔ ہر وہ اسم جو مذکورہ بالا پانچ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: كِتَابُهُ،[1] قَلَمُ سَعِيْدٍ، كِتَابُ هٰذَا، كُرَّاسَةُ الَّذِيْ عِنْدَكَ، قَمِيْصُ الرَّجُلِ۔

۷۔ معرفہ بہ ندا، یعنی جو پکارنے کی وجہ سے متعیّن ہوا ہو۔ جیسے: يَا رَجُلُ۔

نکرہ وہ اسم ہے جو غیر متعیّن چیز پر دلالت کرے۔ جیسے: فَرَسٌ (کوئی گھوڑا)۔

نوٹ: معرفہ کی سات قسموں کے علاوہ تمام اسما نکرہ ہیں۔

ساتواں سبق

آخری حرف کی تبدیلی کے اعتبار سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں: معرب اور مبنی۔

معرب وہ کلمہ ہے جس کا آخری حرف عامل کے بدلنے کی صورت میں بدلتا رہتا ہو۔

عامل وہ ہے جس کی وجہ سے معرب کے آخر میں تبدیلی ہوتی ہے۔

---

[1] یہ مثالیں ترتیب وار ہیں۔ پہلی مثال میں کتاب کی اضافت ضمیر کی طرف ہے، دوسری مثال میں قلم کی اضافت علم کی طرف ہے، تیسری مثال میں کتاب کی اضافت اسمِ اشارہ کی طرف ہے، چوتھی مثال میں کراسة کی اضافت اسمِ موصول مع صلہ کی طرف ہے، اور آخری مثال میں قمیص کی اضافت معرف باللام کی طرف ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

اعراب وہ تبدیلی ہے جو معرب کے آخری حرف میں ہوتی ہے۔

محلِ اعراب معرب کا آخری حرف ہے۔ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں زید معرب ہے۔ اور جَاءَ، رَأَیْتُ اور ب (حرفِ جر) عامل ہیں اور زید پر رفع، نصب اور جر اعراب ہیں، اور زید کی د محلِ اعراب ہے۔

قاعدہ: اسمِ معرب کے تین اعراب ہیں: رفع، نصب اور جر، اور جس اسم پر رفع ہو اس کو مرفوع اور جس پر نصب ہو اس کو منصوب اور جس پر جر ہو اس کو مجرور کہتے ہیں۔

مبنی وہ کلمہ ہے جو ہمیشہ ایک حال پر رہتا ہو، عامل کے بدلنے سے اس میں تبدیلی نہ آتی ہو۔ جیسے: جَاءَ هٰذَا، رَأَیْتُ هٰذَا، اور مَرَرْتُ بِهٰذَا، ان مثالوں میں هٰذَا مبنی ہے۔

یہ شعر یاد کرلیں

معرب آں باشد کہ گردد بار بار | مبنی آں باشد کہ ماند برقرار[1]

آٹھواں سبق

مبنیات[2] آٹھ ہیں ان میں سے ایک مضمرات یعنی ضمیریں ہیں۔

ضمیر وہ اسم ہے جو غائب یا حاضر یا متکلّم پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ ضمیریں پانچ[3] ہیں:

---

[1] ترجمہ: معرب وہ کلمہ ہے جو بار بار گھومے یعنی بدلے، مبنی وہ کلمہ ہے جو ایک حالت پر برقرار رہے۔

[2] مبنیات یہ ہیں۔ ۱۔ مضمرات۔ ۲۔ اسمائے اشارہ۔ ۳۔ اسمائے موصولہ۔ ۴۔ اسمائے افعال۔ ۵۔ اسمائے اَصوات۔ ۶۔ اسمائے ظروف۔ ۷۔ اسمائے کنایات۔ ۸۔ مرکب بنائی۔ (اس رسالہ میں صرف اول تین کو بیان کیا گیا ہے)۔

[3] حقیقت میں ضمیریں تین ہی ہیں: ۱۔ مرفوع متّصل یعنی ضرب، ضربا إلخ۔ ۲۔ مرفوع منفصل یعنی هو، هما إلخ۔ ۳۔ هٗ هُما هُم إلخ، یہ ضمیریں جب فعل سے متّصل آتی ہیں تو منصوب متّصل کہلاتی ہیں، اور حرفِ جر سے یا اسم سے متّصل آتی ہیں تو مجرور متّصل کہلاتی ہیں، اور جب ان کو منصوب منفصل بنانا ہوتا ہے تو اس کے شروع میں اِیَّا بڑھا دیتے ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

۱۔ مرفوع متّصل۔ ۲۔ مرفوع منفصل۔ ۳۔ منصوب متّصل۔ ۴۔ منصوب منفصل، اور ۵۔ مجرور متّصل (مجرور منفصل کوئی ضمیر نہیں ہے)۔

۱۔ **مرفوع متّصل** وہ ضمیریں ہیں جو فاعل بنتی ہیں اور فعل سے ملی ہوئی آتی ہیں۔ یہ چودہ ہیں:

ضَرَبَ[1] (میں هُوَ پوشیدہ)	ضَرَبَا (میں الف تثنیہ)
ضَرَبُوْا (میں و جمع)	ضَرَبَتْ (میں هِيَ پوشیدہ)
ضَرَبَتَا (میں الف تثنیہ)	ضَرَبْنَ (میں ن جمع مؤنث)
ضَرَبْتَ (میں تَ مفتوح)	ضَرَبْتُمَا (میں تُمَا)
ضَرَبْتُمْ (میں تُمْ)	ضَرَبْتِ (میں تِ مکسور)
ضَرَبْتُمَا (میں تُمَا)	ضَرَبْتُنَّ (میں تُنَّ)
ضَرَبْتُ (میں تُ مضموم)	ضَرَبْنَا (میں نا)

۲۔ **مرفوع منفصل** وہ ضمیریں ہیں جو فاعل[2] یا مبتدا بنتی ہیں اور فعل سے جدا آتی ہیں۔ یہ بھی چودہ ہیں:

هُوَ هُمَا هُمْ هِيَ هُمَا هُنَّ أَنْتَ

أَنْتُمَا أَنْتُمْ أَنْتِ أَنْتُمَا أَنْتُنَّ أَنَا نَحْنُ

۳۔ **منصوب متّصل** وہ ضمیریں ہیں جو مفعول بہ بنتی ہیں اور فعل سے ملی ہوئی آتی ہیں۔ یہ بھی چودہ ہیں:

ضَرَبَهُ ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُمْ ضَرَبَهَا ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُنَّ ضَرَبَكَ

ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُمْ ضَرَبَكِ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُنَّ ضَرَبَنِيْ ضَرَبَنَا

۴۔ **منصوب منفصل** وہ ضمیریں ہیں جو مفعول بہ یا کوئی اور منصوب بنتی ہیں اور فعل سے جدا آتی ہیں۔ یہ بھی چودہ ہیں:

---

[1] ان ضمائر کو فعل سے علیحدہ نہیں لکھا جا سکتا۔ [2] جیسے: هُوَ حَاضِرٌ میں هو مبتدا ہے اور کَتَبْتُ أَنَا میں أَنَا ضمیر فاعل تُ کی تاکید ہے، اس لیے وہ بھی فاعل ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

إِيَّاهُ إِيَّاهُمَا إِيَّاهُمْ إِيَّاهَا إِيَّاهُمَا إِيَّاهُنَّ إِيَّاكَ

إِيَّاكُمَا إِيَّاكُمْ إِيَّاكِ إِيَّاكُمَا إِيَّاكُنَّ إِيَّايَ إِيَّانَا

۵۔ مجرور متّصل وہ ضمیریں ہیں جو حرفِ جر کے بعد آئیں تو مجرور اور کسی اسم کے بعد آئیں تو مضاف الیہ بنتی ہیں۔ یہ بھی چودہ ہیں:

حرف جر کے بعد:

لَهُ لَهُمَا لَهُمْ لَهَا لَهُمَا لَهُنَّ لَكَ

لَكُمَا لَكُمْ لَكِ لَكُمَا لَكُنَّ لِيْ لَنَا

اسم کے بعد:

كِتَابُهُ كِتَابُهُمَا كِتَابُهُمْ كِتَابُهَا كِتَابُهُمَا كِتَابُهُنَّ كِتَابُكَ

كِتَابُكُمَا كِتَابُكُمْ كِتَابُكِ كِتَابُكُمَا كِتَابُكُنَّ كِتَابِيْ كِتَابُنَا

نواں سبق

دوسرا اسم مبنی اسمائے اشارہ ہیں۔

اسمِ اشارہ وہ اسم ہے جو کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے بنایا گیا ہو۔ اسمائے اشارہ دو قسم کے ہیں، ایک قریب کی طرف اشارہ کرنے کے لیے، دوسرے دور کی طرف اشارہ کرنے کے لیے۔ اسمائے اشارہ قریب یہ ہیں:

هٰذَا (واحد مذکر کے لیے) یہ ایک مرد هٰذَانِ (تثنیہ مذکر کے لیے) یہ دو مرد

هٰذِهٖ (واحد مؤنث کے لیے) یہ ایک عورت هَاتَانِ (تثنیہ مؤنث کے لیے) یہ دو عورتیں

هٰؤُلَاءِ (جمع مذکر و مؤنث کے لیے) یہ سب مرد یا سب عورتیں

اسمائے اشارہ بعید یہ ہیں:

ذٰلِكَ (واحد مذکر کے لیے) وہ ایک مرد

Www.IslamicBooks.Website

ذَانِكَ (تثنیہ مذکر کے لیے) وہ دو مرد
تِلْكَ (واحد مؤنث کے لیے) وہ ایک عورت
تَانِكَ (تثنیہ مؤنث کے لیے) وہ دو عورتیں
أُولٰئِكَ (جمع مذکر و مؤنث کے لیے) وہ سب مرد یا سب عورتیں

قاعدہ: ۱۔ اسمِ اشارہ سے جس چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اس کو مُشَارٌ إِلَيْهِ کہتے ہیں۔
۲۔ اسمِ اشارہ اور مشار الیہ کا اعراب ایک[۱] ہوتا ہے۔ البتہ اسمِ اشارہ پر اعراب ظاہر نہیں ہوتا کیوں کہ وہ مبنی ہے۔

دسواں سبق

تیسرا اسم مبنی اسمائے موصولہ ہیں۔

اسم موصول[۲] وہ اسم ہے جو صلہ کے ساتھ ملے بغیر جملہ کا جزو نہ بن سکے۔ جیسے: جَاءَ الَّذِي ضَرَبَكَ (وہ شخص آیا جس نے آپ کو مارا ہے)۔ اس میں الَّذِيْ اسمِ موصول ہے اور جملہ ضَرَبَكَ صلہ ہے اور موصول صلہ مل کر جَاءَ کا فاعل ہیں۔

چند اسمائے موصولہ یہ ہیں:
الَّذِيْ (واحد مذکر کے لیے) وہ ایک مرد جو کہ
اَلَّذَانِ/ اَلَّذَيْنِ (تثنیہ مذکر کے لیے) وہ دو مرد جو کہ
اَلَّذِيْنَ (جمع مذکر کے لیے) وہ سب مرد جو کہ

---

۱ جیسے: هٰذَا الْقَلَمُ نَفِيْسٌ (یہ پین عمدہ ہے)۔ ترکیب: هٰذا اسم اشارہ القلم مشار الیہ۔ اسم اشارہ اور مشار الیہ مل کر مبتدا، نفیس خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اس مثال میں هٰذا مرفوع ہے، کیوں کہ وہ مبتدا ہے، اس لیے القلم بھی مرفوع ہے، کیوں کہ وہ مشار الیہ ہے۔

۲ موصول کے معنی ہیں ملایا ہوا اور صلہ کے معنی ہیں تتمہ، ضمیمہ۔ پس اسمِ موصول وہ اسم ہے جو تتمہ کے ساتھ مل کر جملہ کا جزو یعنی فاعل یا مفعول وغیرہ بنتا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

اَلَّتِيْ (واحد مؤنث کے لیے) وہ ایک عورت جو کہ

اَللَّتَانِ/ اَللَّتَيْنِ (تثنیہ مؤنث کے لیے) وہ دو عورتیں جو کہ

اَللَّاتِيْ/ اَللَّوَاتِيْ (جمع مؤنث کے لیے) وہ سب عورتیں جو کہ

مَا (جو چیز) مَنْ (جو شخص) أَيٌّ (کیا چیز) أَيَّةٌ (کیا چیز)

گیارہواں[1] سبق

اسمِ معرب کی دو قسمیں ہیں: منصرف اور غیر منصرف۔

منصرف وہ اسم ہے جس میں غیر منصرف ہونے کا سبب نہ پایا جاتا ہو۔ جیسے: رَجُلٌ منصرف پر تینوں حرکتیں آسکتی ہیں اور تنوین بھی آسکتی ہے۔

غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے دو سبب پائے جاتے ہوں یا ایک ایسا سبب پایا جاتا ہو جو دو سببوں کے قائم مقام ہو۔ غیر منصرف پر تنوین اور کسرہ نہیں آتا، کسرہ کی جگہ فتحہ آتا ہے۔

غیر منصرف کے نو اسباب یہ ہیں: عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزن فعل اور الف نون زائدتان۔

عدل یہ ہے کہ ایک اسم اپنے اصلی صیغہ سے بغیر کسی قاعدہ کے نکل کر دوسرے صیغہ میں چلا گیا ہو۔ جیسے: عامر سے عمر بن گیا ہے۔ پس عمر میں عدل ہے۔

وصف وہ اسم ہے جس کی اصل بناوٹ صفتی معنی کے لیے ہو۔ جیسے: أَحْمَرُ (سرخ) أَسْوَدُ (سیاہ)۔

تانیث اسم کا مؤنث ہونا۔ جیسے: طَلْحَةُ، زَيْنَبُ، حُبْلٰی، صَحْرَاء۔

معرفہ وہ اسم ہے جو کسی چیز کا نام ہو۔ جیسے: زَيْنَبُ۔

عجمہ غیر عربی زبان کا لفظ ہونا۔ جیسے: إِبْرَاهِيْمُ۔

[1] یہ سبق ذرا لمبا ہے، دو دن میں پڑھایا جائے۔

Www.IslamicBooks.Website

جمع یعنی منتہی الجموع کے وزن پر ہونا، یہ دو وزن ہیں: **مفاعل**، جیسے: **مساجد**، اور **مفاعیل**، جیسے: **مفاتیح**۔

ترکیب یعنی دو کلموں کو اضافت اور اسناد کے بغیر جوڑ دینا۔ جیسے: **بَعْلَبَكَّ** (شہر کا نام)

وزنِ فعل یعنی اسم کا فعل کے وزن پر ہونا۔ جیسے: **أَحْمَدُ** مضارع کے واحد متکلّم کے وزن پر ہے۔

الف نون زائدتان یعنی کسی اسم کے آخر میں زائد الف اور زائد نون کا ہونا۔ جیسے: **عُثْمَان**، **نُعْمَان**۔

قاعدہ: تانیث بالالف اور جمع منتہی الجموع دو سببوں کے قائم مقام ہیں۔

قاعدہ: غیر منصرف پر جب ال آئے یا وہ دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو تو اس پر حالتِ جری میں کسرہ آسکتا ہے۔ جیسے: **ذَهَبْتُ إِلَى الْمَقَابِرِ** اور **صَلَّيْتُ فِيْ مَسَاجِدِ الْبَلَدِ**۔

بارھواں سبق

مرفوعات یعنی وہ اسما جن کا اعراب رفع ہے وہ آٹھ ہیں:

۱۔ فاعل۔ ۲۔ نائب فاعل۔ ۳۔ مبتدا۔ ۴۔ خبر۔ ۵۔ حروفِ مشبہ بالفعل کی خبر۔

۶۔ افعال ناقصہ کا اسم۔ ۷۔ ما اور لا مشابہ بہ لیس کا اسم اور ۸۔ لائے نفی جنس کی خبر۔

فاعل وہ اسم ہے جس کی طرف فعل کی نسبت کی گئی ہو اور وہ فعل اس اسم کے ذریعہ وجود میں آیا ہو۔ جیسے: **قَامَ زَيْدٌ** میں زید فاعل ہے، کیوں کہ اس کی طرف کھڑے ہونے کی نسبت کی گئی ہے اور کھڑا ہونا اس کے ذریعہ وجود میں آیا ہے۔

قاعدہ: فاعل کبھی اسمِ ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے: **قَامَ زَيْدٌ**، اور کبھی ضمیر ہوتی ہے۔ جیسے: **أَكَلْتُ** (کھایا میں نے)۔

قاعدہ: فاعل کبھی ضمیر بارز (ظاہر) ہوتی ہے۔ جیسے: **أَكَلْتُ** اور کبھی ضمیر مستتر (پوشیدہ) ہوتی ہے۔ جیسے: **ضَرَبَهُ** میں فاعل **هُوَ** ضمیر ہے جو پوشیدہ ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

قاعدہ: جب فاعل اسمِ ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ مفرد آئے گا۔ جیسے: ضَرَبَ الرَّجُلُ، ضَرَبَ الرَّجُلَانِ، ضَرَبَ الرِّجَالُ۔

قاعدہ: جب فاعل ضمیر ہو تو فعل فاعل کے مطابق آئے گا، یعنی واحد کے لیے واحد، تثنیہ کے لیے تثنیہ اور جمع کے لیے جمع۔ جیسے: الرَّجُلُ[۱] ضَرَبَ، الرَّجُلَانِ ضَرَبَا اور الرِّجَالُ ضَرَبُوْا۔[۲]

تیرہواں سبق

نائب فاعل وہ مفعول بہ ہے جس کی طرف فعلِ مجہول کی نسبت کی گئی ہو اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ جیسے: أُكِلَ الْخُبْزُ (روٹی کھائی گئی) اس میں فاعل یعنی کھانے والے کا تذکرہ نہیں ہے، اس لیے یہ فعل مجہول ہے اور اَلْخُبْزُ نائب فاعل ہے جو حقیقت میں مفعول بہ ہے۔ نائب فاعل کو مَفْعُوْلُ مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ بھی کہتے ہیں یعنی ایسے فعل کا مفعول جس کے فاعل کا نام نہیں لیا گیا ہے۔

قاعدہ: فعل کے واحد، تثنیہ اور جمع لانے میں نائب فاعل کا حکم فاعل کی طرح ہے۔[۳]

مبتدا جملہ اسمیہ کا پہلا جزو ہے جس سے بات شروع کی جاتی ہے، اور جس کے بارے میں کوئی اطلاع دی جاتی ہے۔ جیسے: نَسِيْمٌ نَائِمٌ (نسیم سویا ہوا ہے) اس میں نسیم مبتدا ہے، کیوں کہ اس سے بات شروع کی گئی ہے اور اس کے بارے میں سوئے ہوئے ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ مبتدا کو مسند الیہ بھی کہتے ہیں۔

خبر جملہ اسمیہ کا دوسرا جزو ہے جس کے ذریعہ مبتدا کے بارے میں کوئی اطلاع دی جاتی ہے۔

۱۔ ترکیب: الرَّجُلُ مبتدا، ضَرَبَ فعل، ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر الخ۔

۲۔ اس تیسری صورت میں الرِّجَالُ ضَرَبَتْ بھی کہہ سکتے ہیں، کیوں کہ جب فاعل جمع مکسر کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہو تو فعل کو جمع مذکر اور واحد مؤنث دونوں طرح لا سکتے ہیں۔

۳۔ جیسے ضُرِبَ الرَّجُلُ، ضُرِبَ الرَّجُلَانِ، ضُرِبَ الرِّجَالُ. الرَّجُلُ ضُرِبَ ، الرَّجُلَانِ ضُرِبَا، الرِّجَالُ ضُرِبُوْا اور ضُرِبَتْ۔

Www.IslamicBooks.Website

اوپر والی مثال میں نَائِمٌ خبر ہے، کیوں کہ اس کے ذریعہ نَسِیْمٌ کے بارے میں سوئے ہوئے ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ خبر کو مسند بھی کہتے ہیں۔

قاعدہ: مبتدا اور خبر کا عامل، عاملِ معنوی ہوتا ہے، وہی دونوں کو رفع دیتا ہے۔

قاعدہ: مبتدا اکثر معرفہ اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔ جیسے: اوپر والی مثال میں نَسِیْمٌ معرفہ ہے اور نَائِمٌ نکرہ ہے۔

چودہواں سبق

حروفِ مشبہ بالفعل چھ ہیں:

۱۔ إِنَّ ۲۔ أَنَّ ۳۔ کَأَنَّ ۴۔ لَیْتَ ۵۔ لٰکِنَّ اور ۶۔ لَعَلَّ۔

یہ حروف جملہ اسمیہ خبریہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خبر بنا لیتے ہیں اور اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے: إِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ ، عَلِمْتُ أَنَّ الرَّجُلَ نَائِمٌ، کَأَنَّ زَیْدًا أَسَدٌ، لَیْتَ الشَّبَابَ رَاجِعٌ، لٰکِنَّ الْأُسْتَاذَ شَفِیْقٌ، لَعَلَّ الْمُسَافِرَ قَادِمٌ۔

ما اور لا مشابہ بہ لیس اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔[1] جیسے: مَا زَیْدٌ قَائِماً (زید کھڑا نہیں ہے) لَا رَجُلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ (آپ سے بہتر کوئی شخص نہیں ہے)۔

یہ شعر یاد کرلیں:

إِنَّ بہ أَنَّ کَأَنَّ لَیْتَ لٰکِنَّ لَعَلَّ[2] ناصب اسم ند و رافع در خبر ضدّ ما و لا

لائے نفی جنس وہ لا ہے جو نکرہ پر داخل ہو کر پوری جنس کی نفی کرتا ہے، یہ لا اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جیسے: لَا رَجُلَ قَائِمٌ (کوئی بھی آدمی کھڑا نہیں ہے)۔

---

[1] یعنی فعل ناقص لَیْسَ کے جو معنی ہیں اگر وہی معنی ما اور لا کے ہوں تو وہ مشابہ بہ لیس ہیں اور ان کا عمل وہی ہے جو لَیْسَ کا ہے۔

[2] ترجمہ: إِنَّ أَنَّ کے ساتھ (یعنی أَنَّ بھی) اور کَأَنَّ اور لَیْتَ اور لٰکِنَّ اور لَعَلَّ یہ چھ حروف اسم کو نصب اور خبر کو رفع دینے والے ہیں۔ مَا اور لَا کے برعکس، یعنی یہ دونوں اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

پندرہواں سبق

افعالِ ناقصہ تیرہ ہیں۔ یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خبر بنا لیتے ہیں اور اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:

كَانَ، صَارَ، أَصْبَحَ، أَمْسٰى، أَضْحٰى، ظَلَّ، بَاتَ، مَا بَرِحَ، مَا دَامَ، مَا انْفَكَّ، لَيْسَ، مَا فَتِئَ اور مَا زَالَ۔ جیسے: كَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا،[1] صَارَ الدَّقِيقُ خُبْزًا، أَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا، لَيْسَ بَكْرٌ قَائِمًا۔ (باقی مثالیں حصّہ دوم میں آئیں گی)

یہ اشعار سمجھ کر یاد کرلیں:

اے عاقل![2] سیزدہ فعلند کہ ایشاں ناقصند
رافع اسمند وناصب درخبر چو ما و لا
كَانَ، صَارَ، أَصْبَحَ، أَمْسٰى، أَضْحٰى، ظَلَّ، بَاتَ
مَا فَتِئَ، مَا دَامَ، مَا انْفَكَّ، لَيْسَ باشد از قفا
مَا بَرِحَ،[3] مَا زَال وافعالے کزینہا مشتقند
ہر کجا بینی ہمیں حکم ست در جملہ روا

قاعدہ: مذکورہ افعالِ ناقِصہ سے جو افعال مشتق ہوں ان کا عمل بھی افعالِ ناقِصہ ہی کی طرح ہے یعنی جو كَانَ کا عمل ہے وہی يَكُوْنُ اور كُنْ کا بھی ہے۔

---

[1] ۱۔ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے ہیں۔ ۲۔ آٹا روٹی ہوگیا۔ ۳۔ زید مال دار ہوا۔ ۴۔ بکر کھڑا نہیں ہے۔

[2] ۱۔ اے عقل مند! تیرہ فعل ہیں کہ وہ افعالِ ناقِصہ ہیں۔ وہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دینے والے ہیں۔ ما اور لا (مشابہ بہ لیس) کی طرح۔ ۲۔ كَانَ (تھا، ہے)، صَارَ (ہُوا)، أَصْبَحَ (صبح میں ہوا)، أَمْسٰى (شام کو ہوا)، أَضْحٰى (چاشت کے وقت ہوا)، ظَلَّ (دن بھر ہوا)، بَاتَ (رات بھر ہوا)، (أصبح تا بات پانچ افعال صَارَ (ہُوا) کے معنی میں بھی مستعمل ہیں) ما فَتِئَ (نہیں رکا، نہیں بھولا، ہمیشہ کرتا رہا)، مَا دَامَ (جب تک رہا)، ما انفكَّ (جدا نہیں ہوا)، لَيْسَ (نہیں ہے) ان کے بعد ہے۔

[3] مَا بَرِحَ (نہیں ہٹا، برابر رہا) اور وہ افعال جو کہ ان سے مشتق ہوں (یعنی مضارع امر وغیرہ) جہاں بھی دیکھے تو یہی حکم سب میں جائز ہے (یعنی مشتقات کا بھی یہی عمل ہے)۔

Www.IslamicBooks.Website

سولہواں سبق

منصوبات یعنی وہ اسما جن کا اعراب نصب ہے وہ بارہ ہیں:

۱۔ مفعول بہ۔ ۲۔ مفعول مطلق۔ ۳۔ مفعول لہ۔ ۴۔ مفعول معہ۔ ۵۔ مفعول فیہ۔ ۶۔ حال۔
۷۔ تمیز۔ ۸۔ حروفِ مشبہ بالفعل کا اسم۔ ۹۔ ما ولا مشابہ بہ لیس کی خبر۔ ۱۰۔ لائے نفی جنس کا اسم۔
۱۱۔ افعالِ ناقصہ کی خبر۔ ۱۲۔ مستثنٰی۔

ان میں سے چار (۸ تا ۱۱) کا بیان گزر چکا۔ باقی کی تفصیل یہ ہے:

مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر کام کرنے والے کا کام واقع ہوا ہو۔ جیسے: أَكَلَ مُحَمَّدُ ۨالْخُبْزَ، اس میں اَلْخُبْزَ مفعول بہ ہے، کیوں کہ اس پر کھانے کا فعل واقع ہوا ہے۔

مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد آئے اور فعل کے ہم معنی ہو۔ جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے مار ماری)۔ اس میں ضَرْبًا مفعول مطلق ہے۔

قاعدہ: مفعول مطلق تین مقاصد کے لیے آتا ہے:

۱۔ فعل کی تاکید کے لیے۔ جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے خوب مارا)۔

۲۔ کام کی نوعیت بیان کرنے کے لیے۔ جیسے: جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْعَالِمِ (میں عالم کی طرح بیٹھا)۔

۳۔ کام کی تعداد بیان کرنے کے لیے۔ جیسے: جَلَسْتُ جَلْسَةً (میں ایک نشست بیٹھا)۔

سترہواں سبق

مفعول لہ وہ اسم ہے جس کی وجہ سے کام کیا گیا ہو۔ جیسے: ضَرَبْتُهُ تَأْدِيبًا[۱] (میں نے اس کو سلیقہ سکھانے کے لیے مارا)۔ اس میں تَأْدِيبًا مفعول لہ ہے، کیوں کہ وہ فعل (مارنے) کی غرض ہے۔

مفعول معہ وہ اسم ہے جو و بمعنی مَعَ کے بعد آئے۔ جیسے: جَاءَ قَاسِمٌ وَالْكِتَابَ[۲] (قاسم کتاب کے ساتھ آیا)

---

[۱] تَأْدِيبًا کا ترجمہ سزا دینے کے لیے ہو سکتا ہے۔

[۲] ترکیب: جاء فعل، قاسم فاعل، و حرف بمعنی مع، الکتاب مفعول معہ۔

Www.IslamicBooks.Website

مفعول فیہ وہ اسم ہے جو اس زمانہ پر یا اس جگہ پر دلالت کرے جس میں کام ہوا ہو۔ جیسے: صُمْتُ شَهْرًا (میں نے ایک ماہ کے روزے رکھے)، جَلَسْتُ خَلْفَكَ (میں آپ کے پیچھے بیٹھا)۔

مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔ اور ظرف کی دو قسمیں ہیں: ظرفِ زماں اور ظرفِ مکاں۔

ظرفِ زماں وہ اسم ہے جو وقت پر دلالت کرے۔ جیسے: دَهْرٌ، حِيْنٌ، يَوْمٌ، لَيْلٌ، شَهْرٌ، سَنَةٌ۔

ظرفِ مکاں وہ اسم ہے جو جگہ پر دلالت کرے۔ جیسے: خَلْفٌ، أَمَامٌ، دَارٌ، مَسْجِدٌ۔

فائدہ: کسی شاعر نے پانچوں مفعولوں کو ایک شعر میں جمع کیا ہے:

حَمِدْتُ حَمْدًا حَامِدًا وَّحَمِيْدًا　　رِعَايَةَ شُكْرِهٖ دَهْرًا مَدِيْدًا [1]

میں نے خوب تعریف کی حامد کی حمید کے ساتھ، اس کے شکر کی رعایت میں ایک لمبے زمانہ تک۔

اٹھارہواں سبق

حال وہ اسم ہے جو فاعل کی یا مفعول بہ کی یا دونوں کی صورتِ حال بیان کرے۔ [2] جیسے: جَاءَ سَلِيْمٌ رَاكِبًا، ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا، لَقِيْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ۔ اور فاعل و مفعول کو جن کی حالت بیان کی گئی ہے ذوالحال کہتے ہیں۔

قاعدہ: ذوالحال اکثر معرفہ اور حال نکرہ ہوتا ہے اور اکثر مفرد ہوتا ہے۔

قاعدہ: اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم کرنا واجب ہے۔ جیسے: لَقِيْتُ رَاكِبًا رَجُلًا۔

قاعدہ: حال کبھی جملہ اسمیہ اور کبھی جملہ فعلیہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے: لَقِيْتُ حَمِيْدًا وَهُوَ جَالِسٌ، جَاءَ يَحْيٰى يَسْعٰى۔ [3]

---

[1] حَمْدًا مفعول مطلق، حَامِدًا مفعول بہ، و حرف بمعنیٰ مَعَ، حَمِيْدًا مفعول معہ، رِعَايَةَ شُكْرِهٖ مرکب اضافی مفعول لہ، دَهْرًا مَدِيْدًا مرکب توصیفی مفعول فیہ۔

[2] یعنی جس وقت کام ہوا اس وقت فاعل کی یا مفعول بہ کی یا دونوں کی صورتِ حال کیا تھی۔ مثلاً: کھڑے تھے، بیٹھے تھے، سوار تھے، پیادہ تھے وغیرہ۔

[3] ۱۔ میں نے حمید سے ملاقات کی درآں حال یہ کہ وہ بیٹھا ہوا تھا۔ ۲۔ آیا یحییٰ دوڑتا ہوا۔

Www.IslamicBooks.Website

انیسواں سبق

تمیز وہ اسم ہے جو کسی مبہم چیز کی پوشیدگی کو دور کرے۔ جیسے: رَأَیْتُ أَحَدَ[۱] عَشَرَ کَوْکَبًا اس میں کوکبًا نے أَحَدَ عَشَرَ کے ابہام کو دور کیا ہے۔ اور تمیز جس اسم کے ابہام کو دور کرتی ہے اس کو ممیّز کہتے ہیں۔

قاعدہ: تمیز، عدد، وزن، پیمانہ اور پیمائش کے ابہام کو دور کرتی ہے، جیسے: رَأَیْتُ أَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا، اشْتَرَیْتُ کِیْلُوْ سَمْنًا، بِعْتُ قَفِیْزَیْنِ بُرًّا، وَهَبْتُ جَرِیْبَیْنِ أَرْضًا (میں نے دو بیگے زمین بخشی)۔

مستثنیٰ وہ اسم ہے جس کو ماقبل کے حکم سے حرفِ استثنا[۲] کے ذریعہ نکالا گیا ہو۔ جیسے: جَاءَ نِي[۳] الْقَوْمُ إِلَّا زَیْدًا۔

چند حروف استثنا یہ ہیں: إِلَّا، غَیْرَ، سِوٰی۔
مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: متّصل اور منقطع۔

مستثنیٰ متّصل وہ ہے جو مستثنیٰ منہ میں داخل ہو۔ جیسے: جَاءَ نِي الْقَوْمُ إِلَّا زَیْدًا۔ اس میں زید قوم میں داخل ہے۔

مستثنیٰ منقطع وہ ہے جو مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہو۔ جیسے: جَاءَ نِي الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا۔ اس میں حِمَار قوم میں داخل نہیں ہے۔

۱۔ أَحَدَ عَشَرَ ممیّز کَوْکَبًا تمیز، ممیّز تمیز مل کر رَأَیْتُ کا مفعول بہ۔

۲۔ استثنا مصدر ہے جس کے معنیٰ ہیں حکم سابق سے نکالنا۔ مستثنیٰ اسم مفعول ہے یعنی حکم سابق سے نکالا ہوا۔ مستثنیٰ منہ وہ سابق لفظ ہے جس میں سے کوئی چیز نکالی گئی ہو۔ اور حرفِ استثنا نکالنے کا حرف۔ کتاب کی مثال میں القوم مستثنیٰ منہ ہے زیدًا مستثنیٰ ہے إلّا حرفِ استثنا ہے اور زید کو آنے کے حکم سے نکالنا استثنا ہے۔

۳۔ ترکیب: جاء فعل، ن وقایہ، ي ضمیر واحد متکلّم مفعول بہ، القوم مستثنیٰ منہ، إلّا حرف استثنا، زیدًا مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ مل کر جاء کا فاعل الخ۔

Www.IslamicBooks.Website

بیسواں سبق

مجرورات یعنی وہ اسما جن کا اعراب جر ہے وہ دو ہیں:
۱۔ مضاف الیہ اور ۲۔ مجرور بہ حرفِ جر۔ یعنی وہ اسم جس پر حرفِ جر داخل ہونے کی وجہ سے زیر آیا ہے۔

مضاف الیہ[۱] وہ اسم ہے جس کی طرف کوئی بات منسوب کی گئی ہو۔ جیسے: قَلَمُ مُحَمَّدٍ۔ اس میں مُحَمَّد کی طرف قَلَم منسوب کیا گیا ہے، اس لیے وہ مضاف الیہ ہے۔

قاعدہ: عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں، اور اردو میں اس کے برعکس ہوتا ہے۔

قاعدہ: مضاف پر اَلْ اور تنوین نہیں آتے۔

قاعدہ: مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے اور مضاف کی حرکت عامل کے اختلاف سے بدلتی رہتی ہے۔

مجرور بہ حرفِ جر وہ اسم ہے جس پر حرفِ جر داخل ہونے کی وجہ سے زیر آیا ہو۔ حروفِ جر سترہ ہیں جو اس شعر میں جمع ہیں:

باؤ تاؤ کاف ولام واو منذُ ومُذْ خلا
رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِي عَنْ عَلٰى حَتّٰى إِلٰى

جیسے: مَرَرْتُ[۲] بِالْمَسْجِدِ، تَاللّٰهِ لَأَكِيْدَنَّ أَصْنَامَكُمْ، زَيْدٌ كَالْأَسَدِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا، سِرْتُ مِنَ الْهِنْدِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، هُوَ فِي الْبَيْتِ، سَأَلْتُهُ عَنِ الْأَمْرِ۔ (باقی مثالیں حصّہ دوم میں آئیں گی)۔

---

۱ إضافةٌ (باب افعال) سے مُضَافٌ اسم مفعول ہے جس کے معنی ہیں: منسوب کیا ہوا، اور مضاف الیه کے معنیٰ ہیں: وہ اسم جس کی طرف کوئی چیز منسوب کی گئی ہو۔

۲ ترجمہ: ۱۔ میں مسجد کے پاس سے گزرا۔ ۲۔ بخدا! میں تمہارے بتوں کی ضرور گت بناؤں گا۔ ۳۔ زید شیر کی طرح ہے۔ ۴۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ ۵۔ بخدا! میں ضرور ایسا کروں گا۔ ۶۔ میں نے ہندوستان سے مدینہ منورہ تک سفر کیا۔ ۷۔ وہ گھر میں ہے۔ ۸۔ میں نے اس سے (فلاں) معاملہ میں دریافت کیا۔

Www.IslamicBooks.Website

اکیسواں سبق

توابع پانچ ہیں:

۱۔ صفت ۲۔ تاکید ۳۔ بدل ۴۔ عطف بہ حرف اور ۵۔ عطف بیان۔

تابع وہ دوسرا اسم ہے جس پر وہی اعراب آئے جو پہلے اسم پر آیا ہے اور اعراب کی جہت بھی ایک ہو۔ جیسے: لَقِيْتُ رَجُلًا عَالِمًا میں عَالِمًا دوسرا اسم ہے اس پر وہی اعراب آیا ہے جو رَجُلًا پر آیا ہے اور اعراب کی جہت بھی ایک ہے کہ رَجُلًا عَالِمًا مرکب توصیفی مفعول بہ ہیں، اس لیے عَالِمًا تابع اور رَجُلًا متبوع کہلاتا ہے۔[۱]

۱۔ **صفت** وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کی اچھی یا بری حالت بیان کرے۔ جیسے: لَقِيْتُ رَجُلًا عَالِمًا، قَابَلْتُ رَجُلًا لَئِيْمًا۔[۲]

اس صورت میں متبوع کو موصوف اور تابع کو صفت کہتے ہیں۔

۲۔ **تاکید** وہ دوسرا اسم ہے جو پہلے اسم کو پختہ کرے کہ سامع کو شک باقی نہ رہے۔ تاکید کی دو قسمیں ہیں: تاکیدِ لفظی اور تاکیدِ معنوی۔

تاکیدِ لفظی پہلے ہی لفظ کو مکرر لانا ہے۔ جیسے: جَاءَ فَرِيْدٌ فَرِيْدٌ (فرید ہی آیا)۔

تاکیدِ معنوی وہ ہے جو چند خاص لفظوں کے ذریعہ لائی جائے اور وہ الفاظ یہ ہیں: كُلٌّ، أَجْمَعُ،

---

[۱] اس کی مزید تفصیل یہ ہے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جملہ میں دو اسم ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں، پس اگر دوسرے اسم کا اعراب بھی وہی ہو جو پہلے اسم کا ہے اور اعراب کی جہت بھی ایک ہو، یعنی اگر پہلا اسم مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہو تو یہ دوسرا اسم بھی اسی حیثیت سے منصوب ہو، تو پہلے اسم کو متبوع اور دوسرے اسم کو تابع کہتے ہیں۔ اور تابع پانچ طرح کا ہوتا ہے۔ اور اگر ایک اسم منصوب ہے مفعول بہ ہونے کی وجہ سے اور دوسرا اسم منصوب ہے حال ہونے کی وجہ سے تو یہ تابع متبوع نہیں کہلائیں گے، کیوں کہ اعراب کی جہت ایک نہیں رہی۔

[۲] ترجمہ: ۱۔ میں نے عالم شخص سے ملاقات کی۔ ۲۔ میں نے کمینہ آدمی سے ملاقات کی۔

Www.IslamicBooks.Website

كِلَا ، كِلْتَا، نَفْسٌ، عَيْنٌ وغیرہ۔ جیسے: ﴿فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ﴾، [۱] جَاءَ الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا، جَاءَ تِ الْمَرْأَتَانِ كِلْتَاهُمَا، جَاءَ كَمَالٌ نَفْسُهُ / عَيْنُهُ۔

بائیسواں سبق

۳۔ بدل وہ دوسرا اسم ہے جو درحقیقت مقصود ہوتا ہے، پہلا اسم مقصود نہیں ہوتا۔ پہلا اسم مبدل منہ اور دوسرا اسم بدل کہلاتا ہے۔ جیسے: سُلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهُ [۲] اس میں ثَوْبُهُ بدل ہے، کیوں کہ کپڑا ہی چھینا گیا ہے۔

۴۔ عطف بہ حرف: وہ دوسرا اسم ہے جو حرفِ عطف کے بعد آیا ہو اور پہلے اسم کے ساتھ حکم میں شریک ہو۔ پہلا اسم معطوف علیہ اور دوسرا اسم معطوف کہلاتا ہے۔ جیسے: جَاءَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو۔ حروفِ عطف دس ہیں: واو ، ف، ثم، حتّٰی، إمّا، أو، أم، لا ، بل اور لكنْ (نون ساکن)

۵۔ عطفِ بیان: وہ دوسرا اسم ہے جو صفت نہ ہو اور پہلے اسم کی وضاحت کرے۔ جیسے: قَالَ أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ [۳] (ابو حفص یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا)۔ ابو حفص آپ کی کنیت ہے مگر آپ کا نام زیادہ مشہور ہے، اس لیے اس کو عطفِ بیان لایا گیا ہے۔

تیئیسواں سبق

اسمِ معرب کا اعراب کبھی حرکت کے ذریعہ آتا ہے یعنی زبر، زیر، پیش کے ذریعہ، اور کبھی حرف کے ذریعہ، یعنی الف، و اور ي کے ذریعہ۔ پھر اعراب بھی کبھی لفظی ہوتا ہے یعنی

---

[۱] ترجمہ: پس سب ہی فرشتوں نے سجدہ کیا (یہ كُلٌّ اور أَجْمَعُ دونوں کی مثال ہے) دونوں ہی آدمی آئے۔ دونوں ہی عورتیں آئیں۔ کمال بذات خود آیا (نَفْسُهُ کی جگہ عَيْنُهُ رکھنے سے دوسری مثال بن جائے گی)۔

[۲] ترجمہ: زید کا کپڑا چھینا گیا۔ اس میں زید جو پہلا اسم ہے وہ نہیں چھینا گیا بلکہ دوسرا اسم ثوبہ چھینا گیا ہے۔ پس پہلا اسم مبدل منہ اور دوسرا اسم بدل ہے اور دونوں مل کر نائب فاعل ہیں۔

[۳] ترجمہ: أبو حفص مرکب اضافی متبوع، عمر تابع عطف بیان، متبوع تابع مل کر قال کا فاعل۔

Www.IslamicBooks.Website

لفظوں میں ظاہر ہوتا ہے اور کبھی تقدیری ہوتا ہے یعنی لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتا صرف مان لیا جاتا ہے۔

اسم معرب[1] کے اعراب کی نو صورتیں ہیں:

① مفرد منصرف[2] صحیح، مفرد منصرف مانند صحیح اور جمع مکسر منصرف کا اعراب لفظی حرکت کے ذریعہ آتا ہے، یعنی حالتِ رفعی میں پیش، حالتِ نصبی میں زبر اور حالتِ جری میں زیر آتا ہے۔

صحیح نحویوں کی اصطلاح میں وہ لفظ ہے جس کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو۔ جیسے: رَجُلٌ، وَعْدٌ، زَیْدٌ۔

مانند صحیح وہ اسم ہے جس کے آخر میں و یا ي ماقبل ساکن ہو۔ جیسے: دَلْوٌ (ڈول)، ظَبْيٌ (ہرن) اس کا دوسرا نام جاری مجریٰ صحیح بھی ہے۔

مثالیں: ۱۔ هٰذَا زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ، (مفرد منصرف صحیح)۔

۲۔ هٰذَا دَلْوٌ / ظَبْيٌ، رَأَیْتُ دَلْوًا / ظَبْیًا، مَرَرْتُ بِدَلْوٍ / بِظَبْيٍ، (مفرد منصرف مانند صحیح)۔

۳۔ هٰؤُلَاءِ رِجَالٌ، رَأَیْتُ رِجَالًا، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ (جمع مکسر)۔

② تثنیہ، مشابہ تثنیہ لفظاً یعنی اثنان اور اثنتان اور مشابہ تثنیہ معناً یعنی کلا اور کلتا (جب کہ وہ ضمیر کی طرف مضاف ہوں[3]) کا اعراب بالحرف آتا ہے، یعنی رفع الف سے اور نصب و جر ي ماقبل مفتوح سے۔ جیسے: جَاءَ رَجُلَانِ / اثْنَانِ / كِلَاهُمَا ، رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ / اثْنَیْنِ / كِلَیْهِمَا، مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ / بِاثْنَیْنِ / بِكِلَیْهِمَا۔

---

[1] اسمِ معرب کے اعراب کی یہ نو صورتیں بہت اہم ہیں، ان کو اتنا یاد کرایا جائے کہ خوب ذہن نشین ہو جائیں اور دوسری کتابوں میں ان کا اجرا کرایا جائے، اسی سے عبارت خوانی کی استعداد پیدا ہوگی۔

[2] مفرد (واحد) کا بیان سبق ۴ میں، منصرف کا بیان سبق ۱۱ میں اور جمع مکسر کا بیان سبق ۴ میں گزرا ہے۔

[3] جب کلا اور کلتا اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتے ہیں تو اعراب بالحرکت آتا ہے، مگر حرکت تقدیری ہوتی ہے۔ جیسے: جَاءَنِيْ كِلَا الرَّجُلَیْنِ اور رَأَیْتُ كِلَا الرَّجُلَیْنِ اور مَرَرْتُ بِكِلَا الرَّجُلَیْنِ۔

Www.IslamicBooks.Website

چوبیسواں سبق

③ جمع مذکر سالم اور مشابہ جمع لفظاً یعنی عشرون تا تسعون اور مشابہ جمع معناً یعنی أولُو[1] کا اعراب بھی بالحرف آتا ہے، یعنی رفع و ما قبل مضموم سے اور نصب و جري ما قبل مکسور سے۔ جیسے:

جَاءَ مُسْلِمُوْنَ / عِشْرُوْنَ / أُولُوْ مَالٍ ،رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ / عِشْرِیْنَ / أُولِيْ مَالٍ ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ / بِعِشْرِیْنَ / بِأُولِيْ مَالٍ۔

④ جمع مؤنث سالم کا اعراب حرکت سے آتا ہے۔ رفع پیش سے اور نصب و جر زیر سے۔ جیسے: جَاءَ تْنِيْ مُسْلِمَاتٌ، رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ۔

⑤ غیر منصرف کا اعراب بھی حرکت سے آتا ہے۔ رفع پیش سے اور نصب و جر زبر سے۔ جیسے:

جَاءَ عُمَرُ ، رَأَیْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ۔

⑥ اسمائے ستہ مکبرہ[2] یعنی أَبٌ ، أَخٌ، حَمٌ (دیور)، هَنٌ (شرم گاہ)، فَمٌ[3] (منہ)، ذُوْ (والا)۔ جب یہ چھ اسم يِ متکلّم کے علاوہ کسی اور کلمہ کی طرف مضاف[4] ہوں تو ان کا اعراب بالحرف آتا ہے۔ رفع و سے، نصب الف سے اور جري سے۔ جیسے: هٰذَا أَبُوْكَ / أَخُوْكَ / حَمُوْكِ / هَنُوْكِ / فُوْكَ / ذُوْ مَالٍ۔

رَأَیْتُ أَبَاكَ / أَخَاكَ / حَمَاكِ / هَنَاكِ / فَاكَ / ذَا مَالٍ۔

مَرَرْتُ بِأَبِیْكَ / بِأَخِیْكَ / بِحَمِیْكِ / بِهَنِیْكِ / بِفِیْكَ / بِذِيْ مَالٍ۔

---

[1] أُولُوْ جمع ہے ذُوْ کی جس کے معنیٰ ہیں (والا)۔ جیسے: أولو الألباب (عقل والے)۔

[2] اگر یہ چھ اسم مصغر ہوں تو اعراب حرکتِ ظاہری سے آئے گا، اسی طرح مفرد ہونا بھی شرط ہے۔ اگر تثنیہ جمع ہوں گے تو تثنیہ جمع والا اعراب آئے گا۔

[3] فم کے لیے شرط یہ ہے کہ آخر سے میم حذف ہو جائے تو یہ اعراب آئے گا۔

[4] اگر یہ چھ اسم بالکل مضاف نہ ہوں تو اعراب حرکتِ ظاہری سے آئے گا، اور اگر يِ متکلّم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں اعراب تقدیری ہوگا جیسا کہ ساتویں قسم کا اعراب ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

پچیسواں سبق[1]

⑦ اسمِ مقصور[2] کا اور اس اسم کا جو ي متکلّم کی طرف مضاف ہو اعراب تقدیری ہوتا ہے یعنی تینوں حالتوں میں اعراب ظاہر نہیں ہوتا۔ جیسے: جَاءَ مُوْسیٰ / غُلَامِيْ۔ رَأَيْتُ مُوْسیٰ / غُلَامِيْ، مَرَرْتُ بِمُوْسیٰ / بِغُلَامِيْ۔

⑧ اسمِ منقوص[3] کے دو اعراب تقدیری ہوتے ہیں، یعنی رفع اور جر لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتے اور اس پر نصب لفظی آتا ہے۔ جیسے: جَاءَ الْقَاضِيْ، رَأَيْتُ الْقَاضِيَ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ۔

⑨ جمع مذکر سالم کی جب ي متکلّم کی طرف اضافت ہو تو رفع و تقدیری سے اور نصب و جری ما قبل مکسور سے آتے ہیں۔ جیسے: هٰؤُلَاءِ مُسْلِمِيَّ،[4] رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ۔[5]

چھبیسواں سبق

ہر فعل عامل ہوتا ہے اور عمل کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: معروف اور مجہول۔

فعل معروف وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو۔ جیسے: أَكَلَ خَالِدٌ۔

---

[1] یہ سبق مختصر ہے لہٰذا پچھلے دو سبق ملا کر سنے جائیں تاکہ تمام اقسام خوب یاد ہو جائیں۔

[2] اسم مقصور وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو جو کھینچ کر نہیں پڑھا جاتا۔

[3] اسم منقوص وہ اسم ہے جس کے آخر میں ي ماقبل مکسور ہو۔ جیسے: قاضي۔

[4] مُسْلِمِيَّ کی اصل حالت رفعی میں مُسْلِمُوْنَ ی ہے، پہلے اضافت کی وجہ سے جمع کا ن گرا تو مُسْلِمُوْيَ ہوا، پھر مَرْمِيٌّ کے قاعدے سے و کو ي سے بدل کر ادغام کیا اور ي کی مناسبت سے لام کے پیش کو زیر سے بدلا تو مُسْلِمِيَّ ہوا۔

[5] مُسْلِمِيَّ کی اصل حالت نصبی و جری میں مُسْلِمِيْنَ ي ہے اضافت کی وجہ سے ن گرا کر ي کا ي میں ادغام کیا تو مُسْلِمِيَّ ہوا۔

Www.IslamicBooks.Website

فعل مجہول وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ جیسے: أُكِلَ الْخُبْزُ۔

پھر فعل معروف کی دو قسمیں ہیں: لازم اور متعدی۔

فعل لازم وہ فعل ہے جو فاعل سے پورا ہو جائے، مفعول کی اس کو حاجت نہ ہو۔ جیسے: جَلَسَ جَمِيْلٌ۔

فعل متعدی وہ فعل ہے جو فاعل سے پورا نہ ہو، مفعول کی بھی اس کو حاجت ہو۔ جیسے: ضَرَبَ الْأُسْتَاذُ التِّلْمِيْذَ (استاذ نے شاگرد کو مارا)۔

قاعدہ: فعل معروف خواہ لازم ہو یا متعدی، فاعل کو رفع دیتا ہے۔ جیسے: قَامَ زَيْدٌ ، ضَرَبَ زَيْدٌ بَكْرًا۔

قاعدہ: فعل معروف متعدی سات اسموں کو نصب دیتا ہے۔ پانچ مفعولوں کو اور حال کو اور تمیز کو۔ اور فعل معروف لازم مفعول بہ کے علاوہ باقی چھ اسموں کو نصب دیتا ہے۔

قاعدہ: فعل مجہول فاعل کے بجائے مفعول بہ کو رفع دیتا ہے اور باقی مفعولوں کو نصب دیتا ہے۔ جیسے: ضُرِبَ[1] زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَامَ الْأَمِيْرِ ضَرْبًا شَدِيْدًا فِيْ دَارِهٖ تَأْدِيْبًا۔

ستائیسواں سبق

پانچ اسما بھی فعل کی طرح عمل کرتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:

۱۔ مصدر۔ ۲۔ اسم فاعل۔ ۳۔ اسم مفعول۔ ۴۔ صفت مشبہ اور ۵۔ اسم تفضیل۔

۱۔ مصدر وہ اسم ہے جس سے تمام افعال نکلتے ہیں، یہ اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے۔ یعنی اگر اس سے نکلنے والا فعل لازم ہے تو مصدر صرف فاعل کو رفع دے گا اور اگر فعل متعدی ہے تو

---

[1] ترجمہ: زید مارا گیا، جمعہ کے دن، امیر کے سامنے، سخت مار، درآں حال یہ کہ وہ گھر میں تھا، سزا کے طور پر۔ زید نائب فاعل یوم الجمعة مفعول فیہ زمان پر دلالت کرنے والا۔ أمام الأمير دوسرا مفعول فیہ مکان پر دلالت کرنے والا۔ ضربا شديدا مفعول مطلق اور شديدا تابع صفت۔ في داره كائنا سے متعلق ہو کر حال اور تأديبا مفعول لہ۔

Www.IslamicBooks.Website

مصدر فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے گا۔ مگر اکثر اپنے پہلے معمول کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے: أَعْجَبَنِيْ[1] قِرَاءَةُ زَيْدٍ اور أَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا۔[2]

۲۔ اسم فاعل وہ اسمِ مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی فعل (کام) نیا قائم ہوا ہو۔ جیسے: ضَارِبٌ (مارنے والا) یہ بھی اپنے فعلِ معروف کے مانند عمل کرتا ہے[3] اور اکثر اپنے پہلے معمول کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے: هُوَ[4] كَامِلُ الْجُوْدِ، زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ۔

اٹھائیسواں سبق

۳۔ اسم مفعول وہ اسمِ مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل کا واقع ہونے کا تعلّق ہو۔ جیسے: مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا) یہ اپنے فعل مجہول کے مانند عمل کرتا ہے، یعنی نائب فاعل کو رفع دیتا ہے اور یہ بھی اکثر اپنے معمول کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے:

---

[1] ترجمہ: ا۔ مجھے زید کے پڑھنے نے حیرت میں ڈالا۔ ۲۔ مجھے حیرت میں ڈالا زید کے مارنے نے عمرو کو۔ أعجب فعل، ن وقایہ ي مفعول بہ، قراءۃ مصدر مضاف زید فاعل مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر أعجب کا فاعل۔

[2] عُمر (عین کا پیش) اور عَمرو (عین کا زبر) میں فرق کرنے کے لیے مفتوح العین کے بعد و لکھتے ہیں جو صرف علامت ہوتا ہے پڑھا نہیں جاتا، جس طرح جمع کے و کے بعد علامت کے طور پر الف لکھتے ہیں، اور حالتِ نصبی میں و نہیں لکھتے بلکہ الف لکھ کر تنوین پڑھتے ہیں اور علامت کی ضرورت اس لیے نہیں رہتی کہ عمر مضموم العین پر غیر منصرف ہونے کی وجہ سے تنوین نہیں آتی۔

[3] اسم فاعل، اسم مفعول اور صفت مشبہ کے عمل کرنے کے لیے کچھ شرائط ہیں جن کا بیان حصّہ دوم میں آئے گا۔

[4] ا۔ وہ بڑا سخی ہے۔ ۲۔ زید کا باپ کھڑا ہے۔ کامل اسم فاعل مضاف الجود فاعل مضاف الیہ، اسم فاعل مضاف اپنے فاعل مضاف الیہ سے مل کر ھو کی خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ زید مبتدا قائم اسم فاعل، أبوہ مرکب اضافی فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر ہوا الخ۔

Www.IslamicBooks.Website

جَاءَ رَجُلٌ مَقْطُوعُ الْأَنْفِ[۱] (نک کٹا آیا)

۴۔ صفتِ مشبہ[۲] وہ اسمِ مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی فعل مستقل قائم ہو۔ جیسے: حَسَنٌ (خوب صورت) یہ اپنے فعل لازم کی طرح فاعل کو رفع دیتی ہے۔ جیسے: جَاءَ[۳] رَجُلٌ حَسَنٌ ثِيَابُهُ (عمدہ کپڑوں والا آدمی آیا)۔

۵۔ اسمِ تفضیل وہ اسمِ مشتق ہے جو دوسرے کی بہ نسبت معنی فاعلیت کی زیادتی پر دلالت کرے۔ جیسے: أَكْبَرُ مِنْ أَخِيهِ (اپنے بھائی سے بڑا)۔ یہ بھی اپنے فعل کے مانند عمل کرتا ہے اور اس کا استعمال تین طرح ہوتا ہے:

۱۔ مِنْ کے ساتھ۔ جیسے: أَكْبَرُ مِنْ أَخِيهِ۔

۲۔ اَلْ کے ساتھ۔ جیسے: جَاءَ زَيْدُ نِ الْأَفْضَلُ۔

۳۔ اضافت کے ساتھ۔ جیسے: هُوَ أَفْضَلُ الْقَوْمِ۔

انتیسواں سبق

افعالِ مدح وہ افعال ہیں جن کے ذریعہ کسی کی تعریف کی جاتی ہے۔ یہ دو ہیں: نِعْمَ اور حَبَّذَا۔ یہ دونوں اپنے فاعل کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ عَمْرٌو، حَبَّذَا زَيْدٌ۔[۴]

---

[۱] رجل موصوف، مقطوع اسم مفعول مضاف، الأنف نائب فاعل مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر صفت، موصوف صفت مل کر جاءَ کا فاعل الخ۔

[۲] صفتِ مشبہ اور اسمِ فاعل میں بس اتنا فرق ہے کہ اسم فاعل میں صفت نئی (عارضی) قائم ہوتی ہے اور صفتِ مشبہ میں مستقل ہوتی ہے۔ اور مشبہ کے معنیٰ ہیں مانند قرار دی ہوئی، یعنی اسمِ فاعل کے مانند ہونے کی وجہ سے یہ صفت عمل کرتی ہے۔

[۳] حَسَنٌ صفتِ مشبہ، ثیابہ مرکب اضافی فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر رجل کی صفت الخ۔

[۴] ترجمہ: ۱۔ عمرو بہت اچھا آدمی ہے۔ ۲۔ زید بہت اچھا آدمی ہے۔ نعم فعل مدح، الرجل فاعل، عمرو مخصوص بالمدح۔ حَبَّ فعل مدح، ذا اس کا فاعل، زید مخصوص بالمدح۔

Www.IslamicBooks.Website

افعالِ ذم وہ افعال ہیں جن کے ذریعہ کسی کی برائی کی جاتی ہے۔ یہ بھی دو ہیں: بِئْسَ اور سَاءَ، یہ بھی اپنے فاعل کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے: بِئْسَ الرَّجُلُ عَمْرٌو، سَاءَ الرَّجُلُ عَمْرٌو۔[۱]

فعلِ تعجب وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی بات پر حیرت ظاہر کی جائے۔ اس کے دو وزن ہیں: ما أَفْعَلَهُ[۲] اور أَفْعِلْ بِهِ۔ ہر ثلاثی مجرد سے انہی وزنوں پر فعلِ تعجب بنائیں گے۔ اور ضمیر کی جگہ اس کو لائیں گے جس پر حیرت ظاہر کرنی ہے۔ جیسے: مَا أَكْتَبَ زَيْدًا،[۳] أَكْتِبْ بِزَيْدٍ، مَا أَجْمَلَ زَيْدًا، أَجْمِلْ بِزَيْدٍ۔

نواصب مضارع: چار حرف فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں: أَنْ، لَنْ، كَيْ اور إِذَنْ. جیسے: أُرِيدُ[۴] أَنْ أَقُومَ، لَنْ يَذْهَبَ خَالِدٌ، اِجْتَهَدْتُ كَيْ أَفُوزَ فِي الْاِخْتِبَارِ، إِذَنْ أَشْكُرَكَ اس شخص کے جواب میں جو کہے کہ أَنَا أُعْطِيكَ مَالًا۔

یہ شعر یاد کرلیں:

أَنْ وَلَنْ پس كَيْ إِذَنْ ایں چار حرف معتبر   نصب مستقبل کنند ایں جملہ دائم اقتضا[۵]

---

[۱] دونوں مثالوں کا ترجمہ ہے: عمرو برا آدمی ہے اور عمرو مخصوص بالذم ہے۔

[۲] ترکیب: ما مبتدا أفعل بروزن أکرم فعل، ضمیر ھو مستتر فاعل، ہٗ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مبتدا کی خبر۔ أَفْعِلْ بروزن أَكْرِمْ فعل امر بمعنی فعل ماضی، ب زائدہ، ہٗ فاعل۔ ان دونوں وزنوں پر آنے والے ہر جملہ کی ترکیب اسی طرح ہوگی۔

[۳] پہلے دو جملوں کا ترجمہ ہے: زید کیا ہی عمدہ لکھتا ہے۔ اور دوسرے دو جملوں کا ترجمہ ہے: زید کیا ہی خوب صورت ہے۔ ثلاثی مجرد کے علاوہ دیگر افعال سے فعلِ تعجب بنانے کا ایک معین قاعدہ ہے جو ان شاء اللہ حصّہ دوم میں بیان کیا جائے گا۔

[۴] ترجمہ: ۱۔ میں کھڑا ہونا چاہتا ہوں۔ اس میں أَنْ مصدریہ ہے۔ ۲۔ خالد ہرگز نہیں جائے گا۔ ۳۔ میں نے خوب محنت کی تاکہ امتحان میں کامیاب ہوجاؤں۔ ۴۔ تب تو میں آپ کا مشکور ہوں گا۔ میں آپ کو بڑا مال دوں گا۔

[۵] ترجمہ: أَنْ اور لَنْ پھر كَيْ (اور) إِذَنْ یہ چاروں معتبر حروف۔ ہمیشہ یہ سب فعلِ مضارع کے نصب کا تقاضا کرتے ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

تیسواں سبق

جوازمِ مضارع: پانچ حروف فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں: إِنْ ، لَمْ، لَمَّا، لامِ امراور لائے نہی۔ جیسے: إِنْ تَضْرِبْنِي أَضْرِبْكَ (اگر تو مجھ کو مارے گا تو میں بھی تجھ کو ماروں گا)، لَمْ يَضْرِبْ (نہیں مارا اس نے)، لَمَّا يَضْرِبْ (اب تک نہیں مارا اس نے)، لِيَضْرِبْ (چاہیے کہ مارے وہ)، لَا تَضْرِبْ (مت مار تو)۔ یہ شعر یاد کرلیں:

پنج حرف جازمِ فعل اند ہر یک بے دغا[1] إن و لَمْ، لَمَّا ولام امر ولائے نہی نیز

حروفِ عاطفہ وہ حروف ہیں جو کلمہ کو یا جملہ کو دوسرے کلمہ سے یا جملہ سے جوڑتے ہیں۔ جیسے: جَاءَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو اور جَاءَ زَيْدٌ وَذَهَبَ عَمْرٌو۔ حروفِ عاطفہ دس ہیں جو پہلے سبق ۲۲ میں بیان کیے جاچکے ہیں۔

حروفِ ایجاب وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ مثبت جواب دیا جاتا ہے۔ یہ چھ حروف ہیں: نَعَمْ (ہاں)، بَلٰى (کیوں نہیں)، إِيْ (ہاں)، أَجَلْ (ہاں)، جَيْرِ (ہاں)، إِنَّ (بے شک)۔ جیسے: أَجَاءَ زَيْدٌ؟ جواب: نَعَمْ (ہاں)۔

اکتیسواں سبق

حروفِ تفسیر وہ حروف ہیں جو اجمال کی وضاحت کرنے کے لیے لائے جاتے ہیں۔ یہ دو حروف ہیں: أَيْ (یعنی) اور أَنْ (کہ)۔ جیسے: اَلْغَضَنْفَرُ أَيِ الْأَسَدُ (غضنفر یعنی شیر)۔ ﴿نَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ﴾ (پکارا ہم نے اس کو کہ اے ابراہیم!)

حروفِ مصدریہ وہ حروف ہیں جو فعل کو مصدری معنیٰ میں یا جملہ کو مصدر کی تاویل میں کرتے ہیں۔ یہ تین حرف ہیں: مَا، أَنْ اور أَنَّ۔ جیسے: عَلِمْتُ أَنَّكَ قَائِمٌ (میں نے آپ کا کھڑا ہونا جانا)۔

---

[1] ترجمہ: إن، لم، لما، امر کا لام اور نہی کا لا بھی۔ پانچ حروف فعلِ مضارع کو جزم دینے والے ہیں ہر ایک بے کھٹک۔

Www.IslamicBooks.Website

حروفِ استفہام وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کوئی بات دریافت کی جاتی ہے۔ یہ دس حروف ہیں: أَ (کیا)، هَلْ (کیا) مَا (کیا)، مَنْ (کون)، أَيٌّ (کون سا) اور اس کا مؤنث أَيَّةٌ (کون سی)، مَتٰی (کب)، أَيَّانَ (کب)، أَنّٰی (جہاں)، أَيْنَ (کہاں)۔

بتیسواں سبق

حروفِ تاکید وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کلام میں تاکید پیدا کی جاتی ہے۔ یہ دو حرف ہیں: نونِ تاکید (ثقیلہ وخفیفہ) اور لامِ تاکید (مفتوح)۔ جیسے: لَيَضْرِبَنَّ (البتہ ضرور مارے گا وہ ایک مرد) إِنَّ زَيْدًا لَقَائِمٌ (بے شک زید البتہ کھڑا ہے)۔

حروفِ تحضیض وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ مخاطب کو کسی کام پر ابھارا جاتا ہے۔ یہ چار حرف ہیں: هَلَّا، أَلَّا، لَوْلَا اور لَوْمَا۔ جیسے: هَلَّا ضَرَبْتَهٗ (آپ نے اس کو مارا کیوں نہیں؟)

حروفِ ندا وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ مخاطب کو اپنی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ یہ پانچ حروف ہیں: يَا (قریب، بعید اور متوسط کے لیے)، أَيَا، هَيَا (بعید کے لیے)، أَيْ، ہمزہ مفتوحہ (قریب کے لیے)۔ جیسے: يَا زَيْدُ / رَجُلُ (اے زید/آدمی)۔

حروفِ زیادت وہ حروف ہیں جن کے معنی کچھ نہیں ہوتے، ان کو کلام میں زینت کے لیے لایا جاتا ہے۔ یہ آٹھ حروف ہیں۔

إِنْ، أَنْ، مَا، لَا، مِنْ، ك، ب، ل۔ جیسے: مَا إِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا نہیں ہے) ﴿فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ﴾ (پس جب خوش خبری دینے والا آیا)۔ باقی مثالیں حصّہ دوم میں آئیں گی۔

تینتیسواں سبق

حروفِ شرط وہ حروف ہیں جو ایک بات کو دوسری بات پر معلّق کرنے کے لیے لائے جاتے ہیں۔ جیسے: إِنْ تَضْرِبْنِيْ أَضْرِبْكَ (اگر تو مجھے مارے گا تو میں بھی ماروں گا)۔ حرفِ شرط یہ

Www.IslamicBooks.Website

ہیں: إِنْ (اگر)، لَوْ (اگر)، أَمَّا (رہے)، مَنْ (جو شخص)، مَا (جو چیز) وغیرہ۔

قاعدہ: إِنْ مستقبل کے لیے ہے اگر چہ ماضی پر داخل ہو۔ جیسے: إِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ (اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا)۔

قاعدہ: لَوْ ماضی کے لیے ہے اگر چہ مضارع پر داخل ہو۔ جیسے: لَوْ تَضْرِبُ أَضْرِبُ (اگر تو مارتا تو میں بھی مارتا)۔

قاعدہ: أَمَّا اجمال کی تفصیل کے لیے ہے۔ جیسے: النَّاسُ سَعِيْدٌ وَشَقِيٌّ: أَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ ۔ (لوگ نیک بخت اور بد بخت ہیں، رہے نیک بخت تو وہ جنّت میں ہوں گے اور رہے بد بخت تو وہ دوزخ میں ہوں گے)۔

حروفِ تنبیہ: وہ حروف ہیں جو مخاطب کی غفلت دور کرنے کے لیے لائے جاتے ہیں تاکہ وہ بات اچھی طرح سنے۔ یہ تین حروف ہیں: أَلَا، أَمَا، هَا ۔ جیسے: ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (سنو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے)، أَمَا هٰذَا الْكِتَابُ سَهْلٌ جِدًّا۔ (سنو! یہ کتاب بہت ہی آسان ہے)، هَا قَدْ تَمَّ الْكِتَابُ (دیکھو! کتاب پوری ہوگئی)۔

Www.IslamicBooks.Website

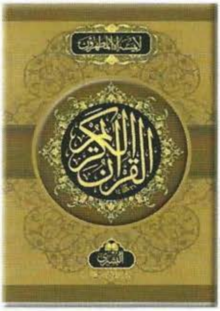

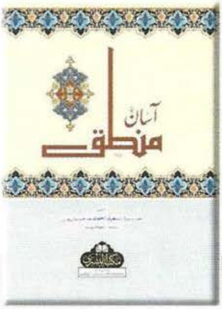

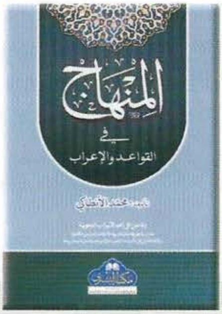

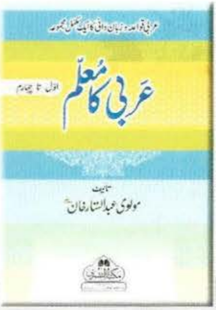

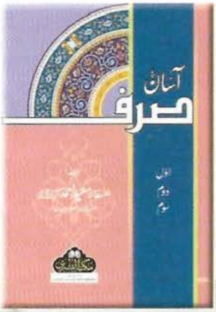

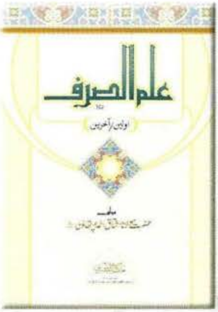

021-35121955-7, 0321-2196170, 0334-2212230, 0302-2534504
www.maktaba-tul-bushra.com.pk

Www.IslamicBooks.Website